گلابی اور نیلے
پٹّے والی جانو بلّی
مصنّف : تھنگم کرشنن
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

گلابی اور نیلے پٹّے والی جانو بلی

مصنّف : تھنگم کرشنن

مصوّر : کھتیش آر چٹر جی

مترجم : نجمہ نقوی

چلڈرن بک ٹرسٹ　　قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان　　بچوں کا ادبی ٹرسٹ

اس کی مالکہ اس کو بہت پیار سے جانتی نکّو کے نام سے پکارتی تھی۔ اس ننّھی سی، نرم نرم گلے میں گلابی اور نیلے پٹے والی روئی کے گالے جیسی سفید پالتو بلّی کے لیے یہ نام بہت عجیب اور بھاری بھرکم لگتا تھا۔ اور وہ اس نام کا مطلب بھی نہیں جانتی تھی۔

اس نے نام کی اس الجھن کو خود ہی سلجھالیا۔ 'جانتی' کا 'جا' اور 'نکّو' کا 'نو' لے کر اس نے اپنے نام کو چھوٹا کر لیا۔ اب وہ اپنے آپ کو "جانُو" کہنے لگی۔ اور وہ جانو کے نام سے جانی جانے لگی۔ جب اس کے دوست اس کے نام کا مطلب پوچھتے تو وہ جھٹ سے کہتی۔ "جانُو" کا مطلب ہے سب کچھ جاننے والی۔ اسے نام پر بہت فخر تھا۔ کوئی بھی اگر کبھی اسے کچھ بتانے لگتا تو وہ کہتی "جانو"۔ میں جانتی ہوں۔
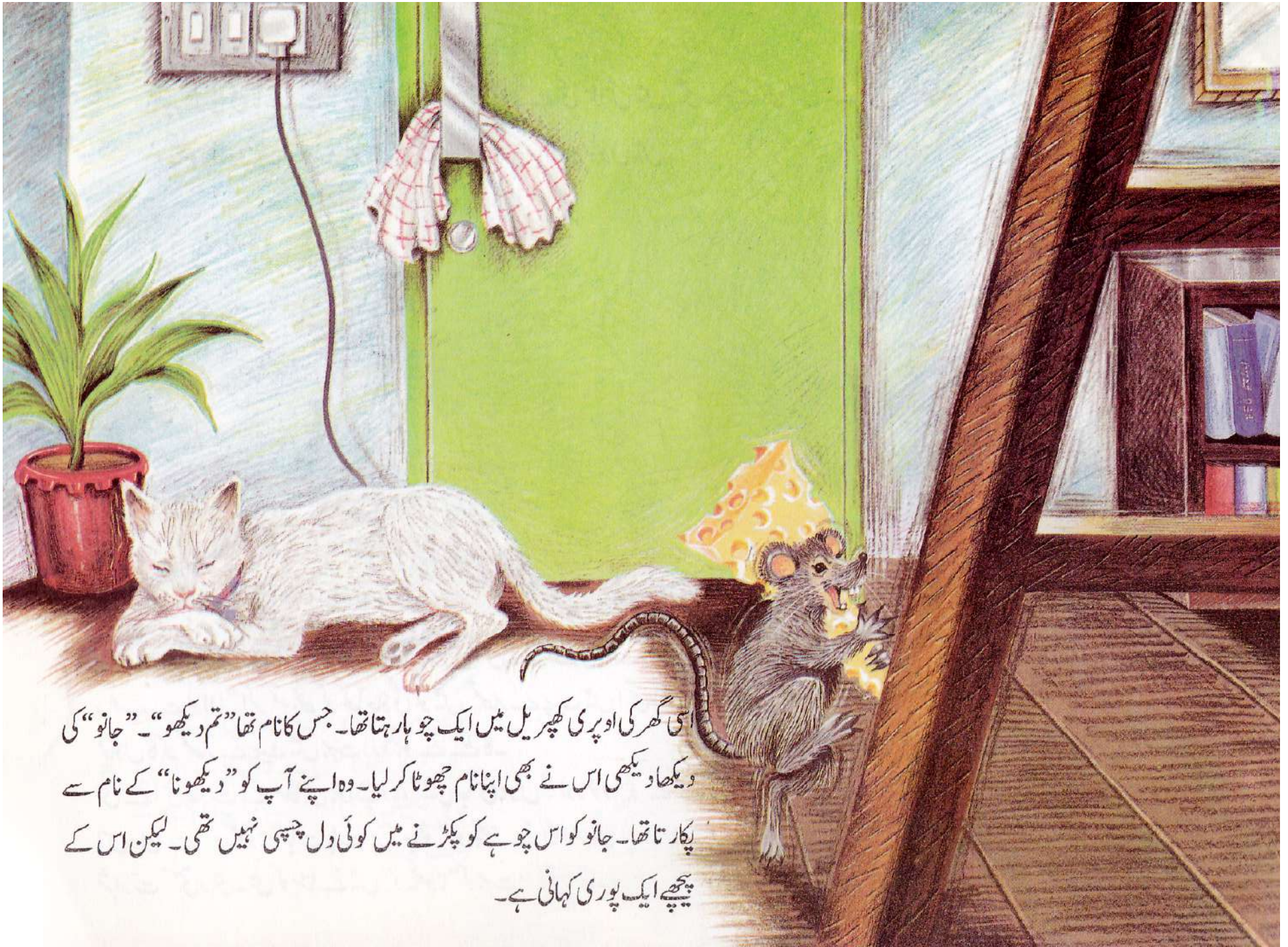
اسی گھر کی اوپری کھپریل میں ایک چوہا رہتا تھا۔ جس کا نام تھا "تم دیکھو"۔ "جانو" کی دیکھا دیکھی اس نے بھی اپنا نام چھوٹا کر لیا۔ وہ اپنے آپ کو "دیکھونا" کے نام سے پکارتا تھا۔ جانو کو اس چوہے کو پکڑنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ لیکن اس کے پیچھے ایک پوری کہانی ہے۔

ایک دن کی بات ہے "جانو' اپنی دُھن میں چوہے کی تلاش میں تھی۔ جیسے ہی اس نے 'دیکھونا' کو دیکھا' جھپٹ کر اس نے اس کو دبوچ لیا اپنے پنجوں میں۔

دیکھونا خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے تھوڑی ہمّت دکھائی اور بڑے رعب سے بولا: "اگر تم مجھ کو کھا جاؤ گی تو میں تمھارے پیٹ میں اتنی اُودھم چوکڑی مچاؤں گا کہ تمھارے پیٹ میں بہت درد ہونے لگے گا۔"

بلّی نے اپنی عادت کے مطابق جواب دیا، "میں جانتی ہوں" اور فوراً چوہے کو چھوڑ دیا۔

اس دن سے "دیکھونا" بات بات پر "جانو" کو چھیڑنے لگا اور بلّی چپ چاپ اس کی شرارت سہتی رہی۔ بلّی کو ستانے میں "دیکھونا" کو بہت مزہ آتا تھا۔
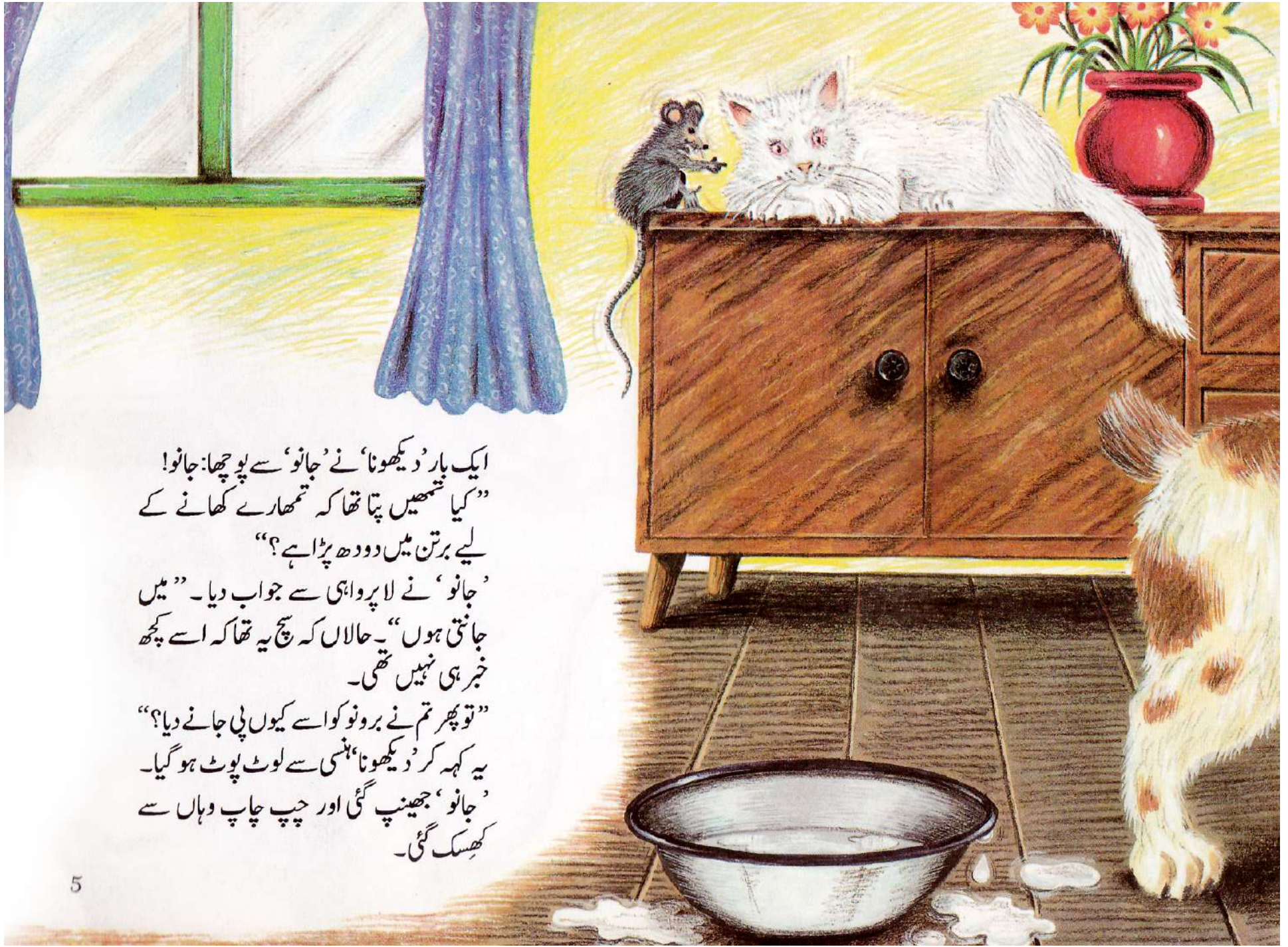
ایک بار 'دیکھونا' نے 'جانو' سے پوچھا: جانو!
"کیا تمھیں پتا تھا کہ تمھارے کھانے کے
لیے برتن میں دودھ پڑا ہے؟"
'جانو' نے لاپرواہی سے جواب دیا۔ "میں
جانتی ہوں"۔ حالاں کہ سچ یہ تھا کہ اسے کچھ
خبر ہی نہیں تھی۔
"تو پھر تم نے برونو کو اسے کیوں پی جانے دیا؟"
یہ کہہ کر 'دیکھونا' ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا۔
'جانو' جھینپ گئی اور چپ چاپ وہاں سے
کھِسک گئی۔

دوسری بار 'دیکھونا' ہڑبڑاکر 'جانو' کی تلاش میں آیا اور بولا "جانو! جانو! میں نے ابھی ابھی تمھارے برتن میں مچھلی دیکھی ہے۔ تمھیں معلوم ہے کہ مچھلی میں کانٹے ہوتے ہیں اور یہ گلے میں پھنس بھی سکتے ہیں۔"

جانو نے بغیر غور کیے کہہ دیا: "میں جانتی ہوں"۔

"اسی لیے میں نے اسے کھالیا۔ 'دیکھونا' نے جواب دیا اور فوراً اپنے بل کی طرف بھاگ گیا۔

برونو اور جانو ایک دوسرے کو پھوٹی آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ "برونو مجھ سے چڑتا ہے۔" جانو اکثر کہا کرتی تھی۔

ایک دن دیکھو نا جانو کے پاس آیا اور بولا: "برونو پوچھ رہا تھا کہ اس کی گدّی کے نیچے سے گیند کس نے نکالی۔ میں نے بتادیا کہ تم نے نکالی تھی۔ وہ اب تمھاری تلاش میں ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔ مجھے برونو کی کوئی پرواہ نہیں ہے"۔ جانو نے اپنے آپ کو جھوٹی تسلّی دیتے ہوئے کہا۔

"اس لیے تو میں نے اسے بتا دیا کہ تم کہاں ہو" دیکھونا نے کہا۔ "وہ دیکھو، وہ آ گیا"۔
جب برونو جانو کے پیچھے دوڑا تو دیکھونا وہاں سے کھسک گیا۔
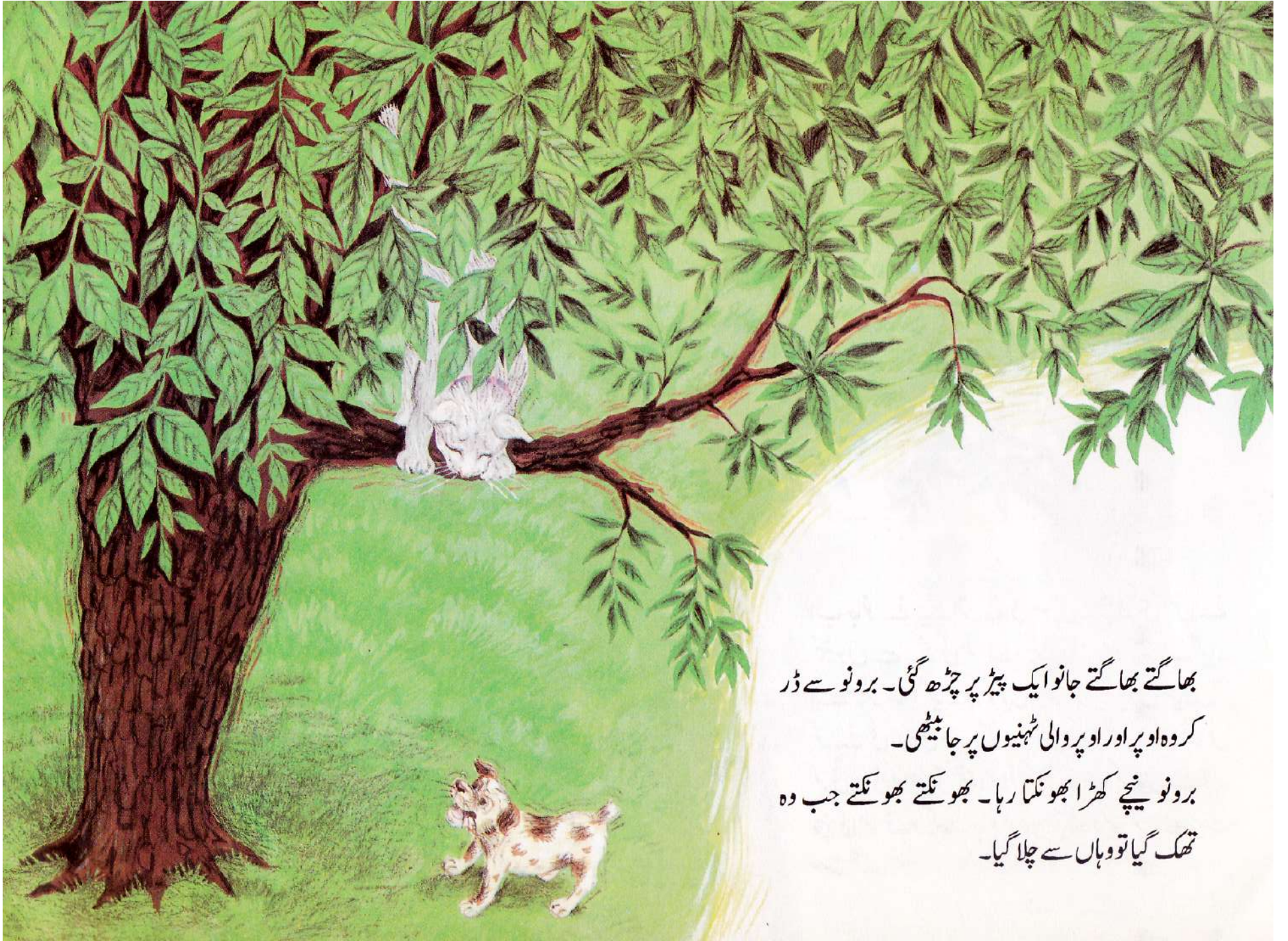
بھاگتے بھاگتے جانو ایک پیڑ پر چڑھ گئی۔ برونو سے ڈر
کر وہ اوپر اور اوپر والی ٹہنیوں پر جا بیٹھی۔
برونو نیچے کھڑا بھونکتا رہا۔ بھونکتے بھونکتے جب وہ
تھک گیا تو وہاں سے چلا گیا۔

اب جانو نے نیچے اترنے کی سوچی۔ جیسے ہی اس نے ٹہنیوں سے نیچے کی طرف دیکھا تو اس کا دل کانپ گیا۔ اسے چکّر سا آ گیا۔ وہ وہیں بیٹھ کر "میاؤں میاؤں" کرنے لگی۔ کافی دیر کے بعد اس کی مالکن اسے تلاش کرتی ہوئی ادھر آ نکلی۔ جانو کی آواز سن کر اس نے اوپر پیڑ کی طرف دیکھا۔ جانو کو اوپر بیٹھے دیکھ کر اسے بہت غصّہ آیا۔

"افوہ! میں نے ٹھیک ہی تمھارا نام 'جانتی نلّو' رکھا
ہے۔ واقعی تم نہیں جانتی ہو۔" پھر جانو کی مالکن نے
مالی کو بلایا اور اس کی مدد سے جانو کو نیچے اتروایا۔

”اب بولو کیسی رہی ؟“ دیکھونا نے جانو کو چھیڑا۔
”آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا !“
اس واقعہ کے بعد جانو دیکھونا سے کھنچی کھنچی سی رہنے لگی۔
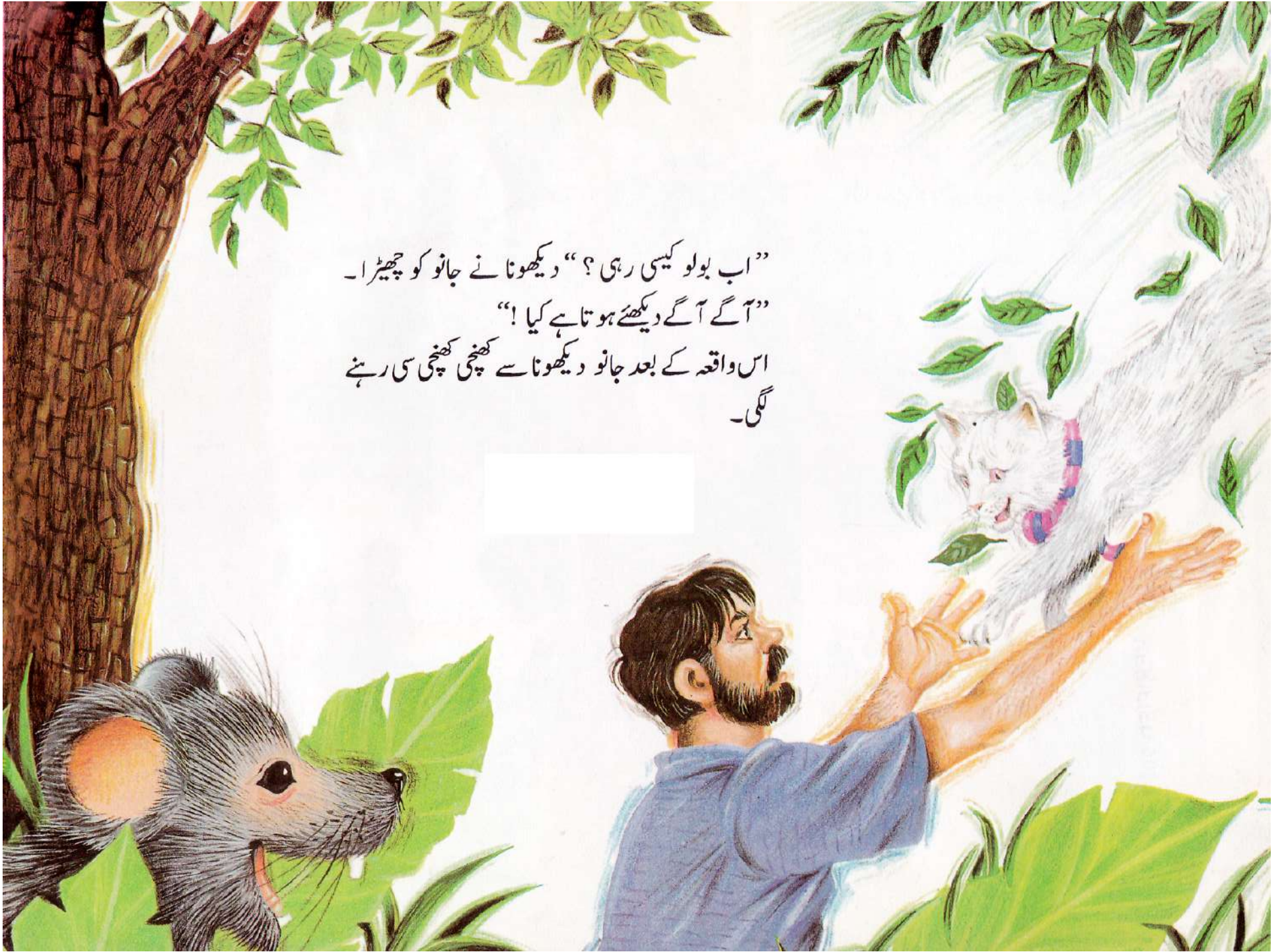
ایک دن دوپہر کے وقت گھر میں بالکل سنّاٹا تھا۔ جانو
چپکے سے اپنے مالک کے کمرے میں گھس گئی حالاں کہ
اس کو کمرے میں جانا منع تھا۔ کمرے میں اس نے دیوار
پر ایک بہت بڑا آئینہ ٹنگا ہوا دیکھا۔ آئینے میں اُسے اپنا
عکس نظر آیا۔
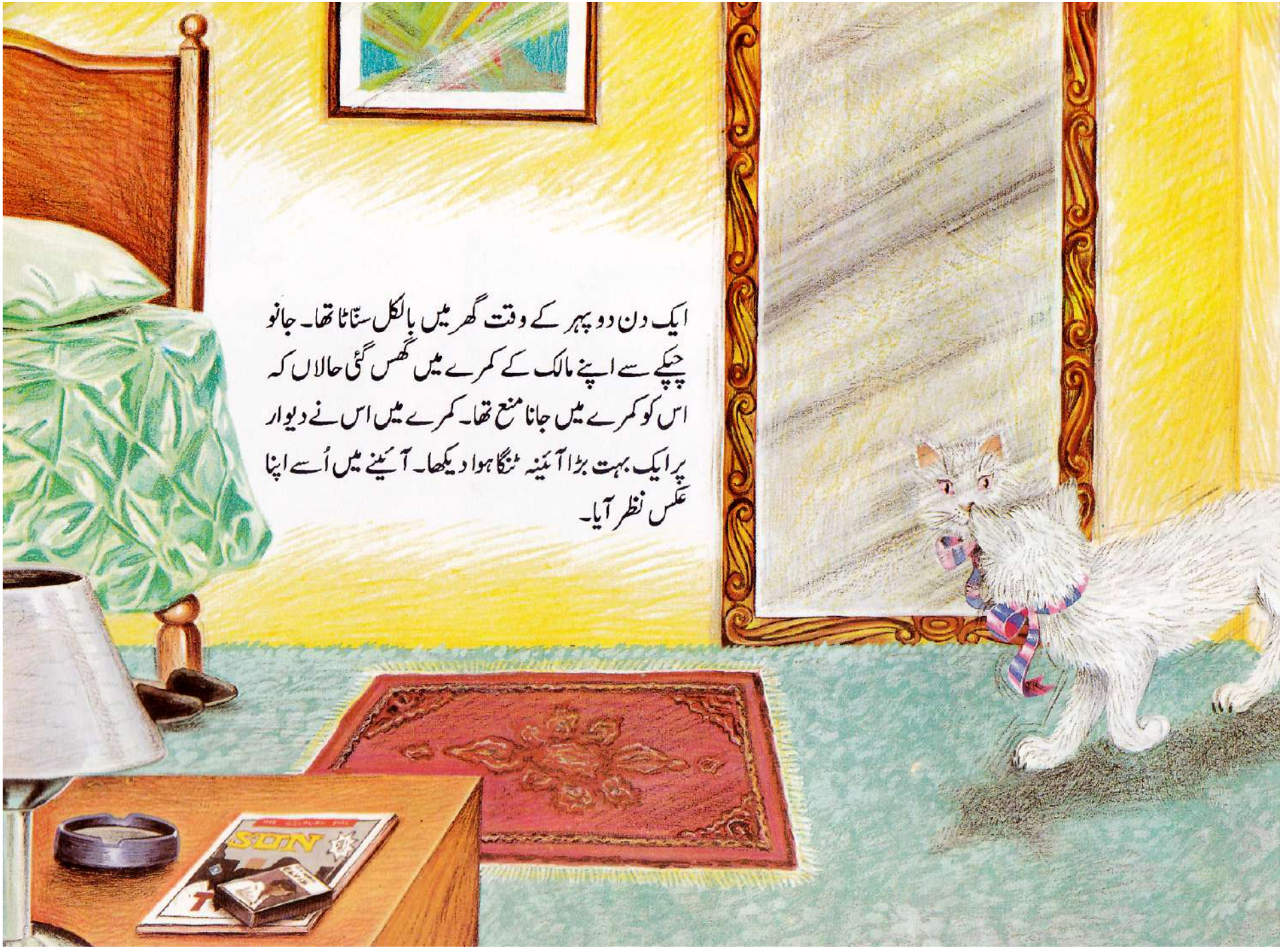
یہ سمجھ کر کہ یہ کوئی دوسری بلّی آگئی ہے، جانو آئینے پر جھپٹ پڑی۔ جھپٹنے سے اُس کی ناک پر چوٹ آگئی۔

جانو نے سوچا کہ یہ دوسری بلّی کی شرارت ہے۔ اس لیے وہ اس پر دوبارہ جھپٹی اور اس بار پہلے سے بھی زیادہ زور سے۔ وہ بار بار آئینے پر جھپٹتی رہی، یہاں تک کہ آئینہ فرش پر گر کر چُور چُور ہو گیا۔ آئینہ ٹوٹنے سے اس کے پورے بدن میں شیشے کی کرچیں چبھ گئیں۔ وہ درد سے کراہتی ہوئی کمرے سے باہر بھاگ نکلی۔

اس کی مالکن اسے جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس لے
گئی۔ وہاں اس کے زخموں پر مرہم پٹّی ہوئی۔
VET
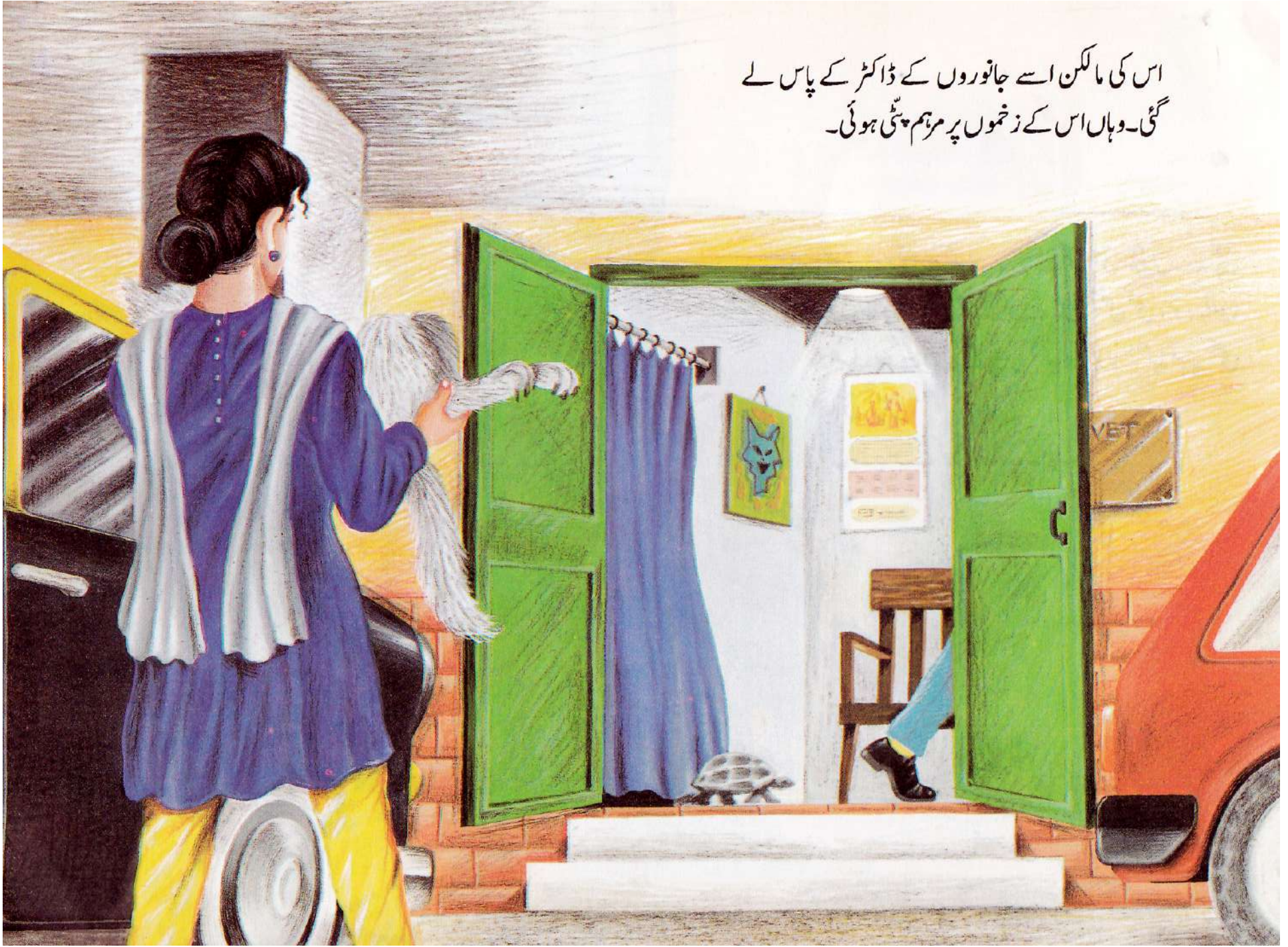
تھوڑے دنوں کے بعد درد سے کراہتی، پٹیّوں سے لپٹی ہوئی جانو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی تھی، تو دیکھونا دھیرے سے اس کے پاس آگیا اور بولا: "کیا تم یہ بھی جانتی تھیں؟"

اس بار جانو نے کوئی جواب نہ دیا۔
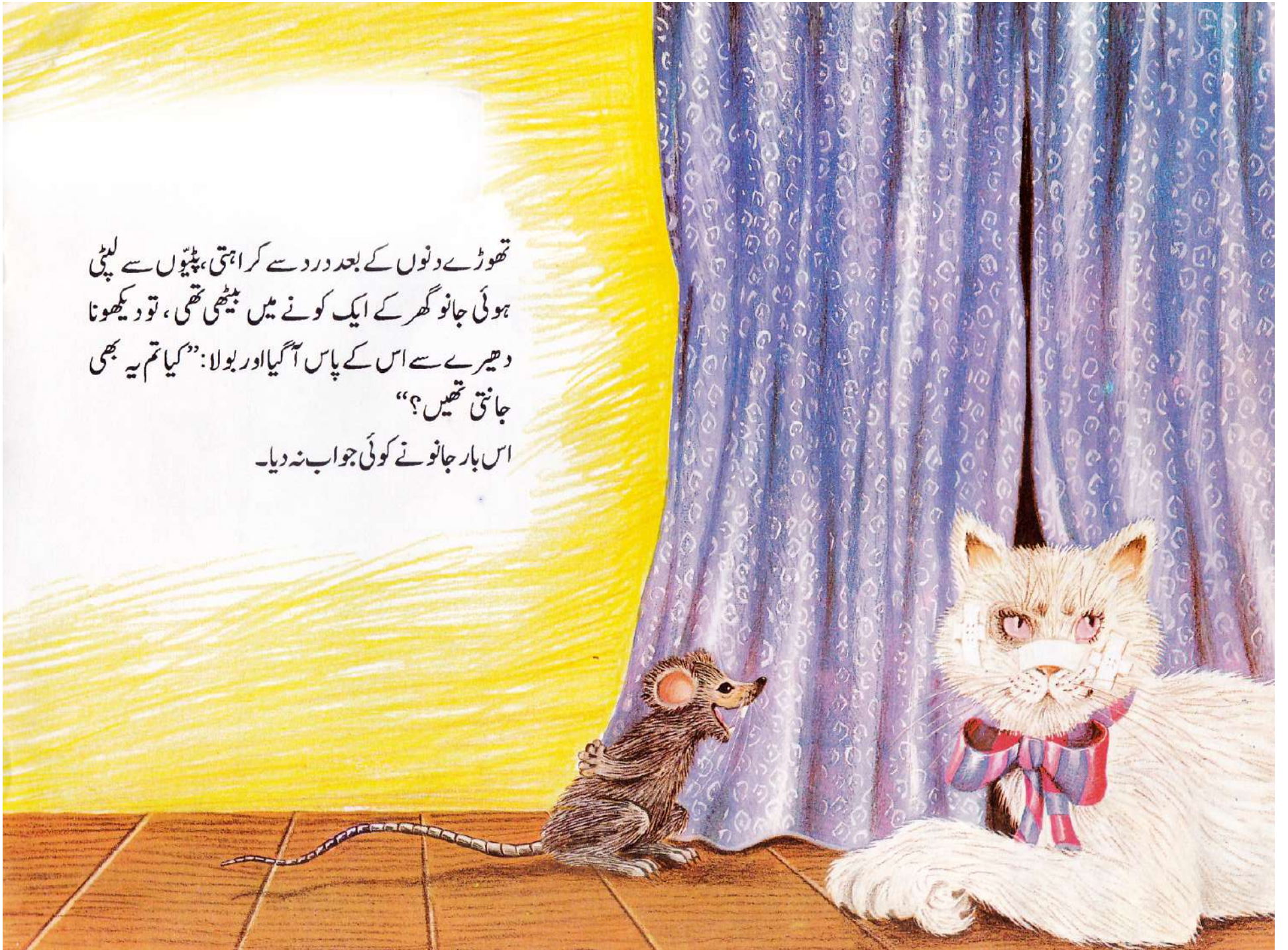
پہلا انگریزی ایڈیشن : 1993
پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 1999
تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.